

## 6026 - عزیزواقارب پر خرچ کرنے کا حکم

### سوال

میرے والد کی تنخواہ دس ہزار ( 10000 ) ریال ہے جس میں سے ہم بہت ہی کم خرچ کرتے ہیں اور باقی میری والدہ جمع کر لیتی ہے اس لیے کہ میری بہن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور ہم بھی ابھی پڑھائی سے فارغ نہیں ہوئے ، میری دادی بغیر خاوند کے میرے ایک چچا کے ساتھ دادا جان کے گھر میری پھوپھیوں ( ان میں سے دو نے توشادی ہی نہیں کی اور ایک بغیر خاوند کے ہے ) کے ساتھ رہتی ہے ، اور وہ ہماری طرح اچھی بھلی زندگی بسر کر رہی ہے -

لیکن اس کے باوجود والد صاحب ان کی ماہانہ معاونت کرتے ہیں اور انہیں خرچہ وغیرہ دیتے ہیں ، اور والد صاحب کے کھیت بھی ایک چچا کے کنٹرول میں ہیں جس کی آمدنی وہ خود ہی استعمال کرتے ہیں -  
تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب پر کتنا کچھ واجب ہے کہ وہ ماہانہ خرچ انہیں دیں ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ وہ سب اچھی بھلی زندگی بسر کر رہے اور ان کے سب بھائی اور بہنیں زیورات اور املاک کے بھی مالک ہیں -

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عزیز واقارب پر خرچ کرنے کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

جسے عمودی یا اوپر والا نسب کہا جاتا ہے اور اس میں آباء واجداد چاہے جتنے بھی اوپر کے کیوں نہ ہوں اور اسی طرح اولاد چاہے وہ جتنے بھی نیچے کی جانب ہی کیوں نہ ہوں شامل ہوتے ہیں ، تو ان پر دوشروطوں کے ساتھ خرچ کرنا واجب ہے :

پہلی : ان میں سے جس پر بھی خرچ کیا جا رہا وہ فقیر ہو اور کسی چیز کا مالک نہ ہو یا پھر جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں اور نہ ہی کمانے کی قدرت و طاقت رکھتا ہو -

دوسری : خرچ والا خود غنی ہو اور اس کے پاس اپنی اوریوی بچوں کی ضرورت سے زائد ہو -

تیسری شرط : دین ایک ہو ( یعنی سب مسلمان ہوں )

دوسری قسم : مذکورہ بالا عزیزواقارب کے علاوہ دوسرے غیرعمودی رشتہ دار پر خرچ کرنا واجب اس وقت ہوتا ہے جب ان میں مندرجہ بالا دوشرائط کے ساتھ تیسری شرط بھی پائی جائے اور وہ مندرجہ ذیل ہے :

تیسری شرط : کہ جس پر خرچ کیا جا رہا ہے اس پر خرچ کرنے والا وارث ہو ، یعنی وہ اس کا وارث بننا ممکن ہو -  
تو اس بنا پر اگر آپ کے چچا اور والد اگر خرچ کرنے کی استطاعت و طاقت رکھتے ہیں تو ان سب کا آپ کی دادی پر خرچ کرنا واجب ہے -

لیکن آپ احسان کے مسئلہ کو نہ بھولیں اور پھر قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا تو دوسرے اجر کا باعث ہے اس لیے کہ اس میں ایک توصلہ رحمی ہے اور دوسرا صدقہ ، اور آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد رکھیں :

اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ تمہیں دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر اور اچھا روزی دینے والا ہے -

لہذا قریبی پر خرچ کرنا اور پھر خاص کر والد پر خرچ کرنا تو سب سے بڑا روزی کے حصول کا سبب ہے اور باعث برکت بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے اجر و ثواب سے نوازتے ہیں -

تو پھر آپ کو اس پر خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کے والد اپنی والدہ اور بہنوں پر خرچ کر رہے ہیں اور آپ انہیں اس پر ابھاریں کہ وہ اور زیادہ خرچ کریں اور اپنے چچاؤں سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں تا کہ ان سے افضل بن سکیں -

اور رہا مسئلہ خرچ کرنے کی مقدار کے بارہ میں تو اس کے بارہ ہم گزارش کریں گے کہ یہ خرچ کرنے والے کی حسب استطاعت و قدرت اور جس پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کی ضرورت کے مطابق ہے -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ ان سے کہہ دیجیئے کہ تم جو بھی خیر و بھلائی کے ساتھ خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں ---

واللہ اعلم .